| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بریلوی شیخ الحدیث مولوی غلام رسول سعیدی کی طرف سے احمد رضا خان کے ترجمہ کا آپریشن اور بریلوی واویلا

ساجد خان نقشبندی

قارئین کرام بریلوی جماعت احمد رضا خان کے ترجمے کو ''الہامی ترجمہ'' کہتے ہیں اس الہامی ترجمے کی حقیقت تو آپ میرے مضمون ''کنز الایمان کا تعاقب'' میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ میں یہاں اس ترجمے کی حقیقت واضح کرنے کیلئے خود بریلوی جماعت کے شیخ الحدیث اور اپنی جماعت میں مسلم شریف کی سب سے مبسوط شرح لکھنے والے واحد اور اکلوتے شارح مولوی غلام رسول سعیدی کے اقوال پیش کروں گا۔ جس کے بعد آپ خود ہی اندازہ لگالیں کہ کیا یہ علمائے اہلسنت کی کرامت نہیں کہ جس شخص نے ان پر کفر کے فتوے لگائے ان کو بدنام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی آج خود اس کی جماعت کے لوگ اسے ذلیل و رسوا کر رہے ہیں (اس سلسلے میں مزید تفصیل کیلئے آپ حضرت مولانا ابو ایوب دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے حال ہی میں بنائے جانے والی ویڈیو ملاحظہ فرمائیں)۔

احمد رضاخان کا ترجمہ لغت اور صحیح احادیث کے خلاف ھے

ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ترجمہ لغت اطلاقات قرآن، نظم قرآن اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور اس پر عقلی خدشات اور ایرادات ہیں ﴿شرح مسلم ص ۳۲۵، ج ۷، بحوالہ معرف رضا ص ۱۵۵﴾

ترجمہ کنزلایمان عقلی طور پر بھی غلط ترجمہ ھے

مولوی غلام رسول سعیدی اس ترجمہ کے متعلق مزید کیا کہتے ہیں ملاحظہ ہو:

یہ تفسیر احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور عقلا مخدوش ہے (شرح مسلم ص ۹۸، بحوالی ایضا)

اس تفسیر پر عقلی خدشات بھی ہیں۔ (شرح مسلم ص ۱۰۰، ج ۳)

احمد رضاخان کے ترجمے کے غلط ھونے پر واضح دلائل موجود ھیں

اس ترجمہ کے غلط ہونے کی واضح دلیل ہے۔ (شرح مسلم ص ۲۹۴ ج ۲)

احمد رضاخان کے ترجمہ کی بنیاد ھی کمزور اور غلط ھے

غلام رسول سعیدی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

اگر چہ اس ترجمہ کی بنیاد کمزور اور غلط ہے (شرح مسلم ج ۷، ص ۳۴۶ بحوالہ معارف رضا ص ۱۵۶)

کنز الایمان پر سعیدی صاحب کے فتووں نے قصر بریلویت میں کھرام مچادیا

قارئین کرام سعیدی صاحب نے جس قسم کے فتوے کنز الایمان پر لگائے اور جس قسم کا آپریشن کیا اس کا رونا ایک بریلوی عالم ان الفاظ میں کرتا ہے کہ:

اس دل دہلا دینے والی تشریح رلا دینے والی تصریح تڑپا دینے والی تحقیق مرجھا دینے والی تدریس شرما دینے والی تبلیغ اور راکسا دینے والی تقریر نے دنیائے اہلسنت میں کہرام غم اور طوفان الم برپا کر دیا۔ ﴿معارف رضا ص ۱۵۶، شمارہ ۱، ۲، ۳، سال ۲۰۰۹﴾

یہ مولوی صاحب غلام رسول سعیدی کی طرف سے اپنی جماعت اور مجدد احمد رضا خان کی رسوائی کا مزید رونا روتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب ۔۔۔۔ نے اعلحضرت کے ترجمہ قرآن کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے اہل سنت کو نیچا دکھانے اور وہابیت کے پنجے مضبوط کرنے میں نہایت ہی تھوڑے عرصہ میں یقیناً وہ کام کر دکھایا ہے جو پوری ایڑی چوٹی کا زور صرف کرنے کے باجود کم و بیش ایک سو سال کی طویل مدت میں بھی وہ سرانجام نہ دے سکے جس سے علامہ غلام رسول سعیدی نے اپنے سعیدی ہونے کے بجائے سعودی ہون کا عملی مظاہرہ فرمایا۔ (معارف رضا ص ۱۵۷)

بریلوی مولوی کا گلہ ”مسلک رضا والے احمد رضا خان کو حضور ﷺ سے بڑھ کر سمجھتے ہیں (معاذ اللہ)

بریلوی مولویوں کی طرف سے جب احمد رضا خان کے ترجمہ پر علمی اعتراضات آئے تو بریلوی جماعت نے ان کا اس قسم کا بائیکاٹ کیا کہ بریلوی مولویوں کو بھی آہ و بکا کرنا پڑا چنانچہ اسی معارف رضا میں ایک بریلوی مولوی کا قول نقل کیا گیا ہے کہ:

مسلک رضا والے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلی حضرت کو نبیوں ولیوں بلکہ خود حضور امام الانبیا علیہ ﷺ سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ﴿معارف رضا ص ۱۶۰﴾

غلام رسول سعیدی کے اعتراضات کی وجہ سے بہت سے بریلوی مسلک چھوڑ رہے ہیں

معارف رضا والے غلام رسول سعیدی کے سامنے یوں گلہ کرتے ہیں کہ آپ کے اس تعاقب سے نہ جانے جماعت میں کتنا انتشار پھیلا اور کتنوں کے دل بے یقین ہوئے ملاحظہ فرمائیں:

علامہ سعیدی صاحب نے ترجمہ اعلحضرت لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک اور اس کے مواقف و مطابق اکابرین علماء کرام و صوفیاء کرام کے ترجمہ کے خلاف جس انداز کو اختیار فرمایا ہوا ہے وہ ہر ذی شعور کے سامنے ہے کتنے دل اندوگیں ہوئے، کتنے ضمیر بے یقین ہوئے اور کتنے مخلص بے تمکین ہوئے بلکہ <u>مبراعن الدین</u> ہوئے۔ ﴿معارف رضا ص ۱۶۰﴾

آخری جملہ پرغور فرمائیں گویا احمد رضاخان پر اعتراض کرنے سے آدمی ''مبراعن الدین'' ہوجاتا ہے ایسے میں اگر کسی بریلوی مولوی نے یہ گلہ کرہی دیا کہ مسلک رضاوالے احمد رضاخان کو حضورﷺ سے بھی بڑھ کر سمجھتے ہیں تو کسی کو کیا اشکال۔۔؟؟؟

ایک نیا انکشاف

معارف رضاوالوں نے اپنے اس رسالے میں یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ بریلوی جماعت کے لوگ اپنی نجی محفلوں میں احمد رضاخان پر ہر قسم کی تنقید کرتے ہیں چنانچہ انہی سعیدی صاحب کاواقعہ نقل کیا ہے کہ

۔۔۔درسگاہ سعیدی میں اتفاقاً وہاں دیگر علمائے کرام بھی موجود تھے اور امام اہلسنت کی شاعری پرتبصرہ اور اعتراض پر محفل گرم تھی اور اس بات پر بحث تھی کہ اعلحضرت کا یہ شعر

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے

دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

درست نہیں۔﴿معارف رضا،ص ۱۶۳﴾

غور فرمائیں یہ تو صرف ایک مجلس کی ''خفیہ کاروائی'' تھی جو منظر عام پر آگئی نہ جانے اور کیا کیا ان مجلسوں میں ہوتا ہوگا جسے صرف اس خوف سے عوام کے سامنے نہیں لایا جاتا کہ اگر احمد رضاخان کے بارے میں ہم نے حق بات کہہ دی تو جماعت سے نکال دیے جائیں گے۔

ہم معارف رضا کے اصل سکین دے رہے ہیں جس میں مزید تفصیل آپ کو ملے گی۔آخر میں تراب الحق قادری کے دارالافتاء کے مولوی نعمان شیراز قادری (یہ وہی مولوی ہے جس کے ساتھ فقیر نے علم قیامت پر مناظرہ کیا تھا الحمدللہ علی ذالک) کی کتاب ''دعوت حق'' کے آخر میں غلام رسول سعیدی کے خلاف شائع ہونے والا اشتہار بھی دے رہے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ احمد رضاخان کے ترجمہ کی وقعت خود ان کی جماعت میں کیا ہے۔

ایک شبہ

ہوسکتا ہے کہ کسی کو شبہ ہو کہ غلام رسول سعیدی احمد رضاخان کا کوئی مخالف ہے یا بریلوی جماعت کا اس سے کوئی تعلق نہیں تو آئیے اس شبہ کو دور کرنے کیلئے ہم خود معارف رضاوالوں کا حوالہ دیتے ہیں کہ غلام رسول سعیدی احمد رضاخان کو کیا سمجھتے ہیں:

''یہی علامہ غلام رسول سعیدی صاحب مدرس دارالعلوم نعیمیہ لاہور تھے انھیں اعلی حضرت کے متعلق اور ان کے ترجمہ کے متعلق فرماتے تھے

اگر قرآن اردو میں نازل ہوتا تو اسی ترجمہ میں ہوتا اس ترجمہ کو اگر امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ دیکھتے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شامی رحمۃ اللہ علیہ دیکھتے تو سر اپتے۔اکتساب فیض کرتے،زانوائے تلمذ اعلی حضرت کے سامنے خم کرتے،شاباش دیتے اور سعیدی

صاحب فرماتے ہیں اس ترجمہ میں رازی رحمۃ اللہ علیہ کی موشگافیاں ہیں غزالہ رحمۃ اللہ علیہ کا تصوف ہے جامی رحمۃ اللہ علیہ کی وارفتگی ہے نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا تفقہ ہے آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی ژوف بنی ہے۔ ﴿معارف رضا، ۱۵۷﴾"۔

قارئین کرام خود اندازہ لگائیں کہ کسی شخص کے بارے میں اس قدر غلو کے ساتھ مبالغہ آرائی کرنے والے کا اعلام امت کی توہین کرنے پر بھی حیاء نہ کرے وہ اگر آج اس ترجمے کی مخالفت کر رہا ہے تو یقیناً دال میں کچھ کالا ہے۔

ISBN No. 978-969-9266-04-1

سالنامہ

معارفِ رضا

کراچی

مسلسل اشاعت کا انتیسواں ۲۹ سال

جلد: ۲۹ شمارہ: ۱، ۲، ۳

محرم الحرام، صفر المظفر، ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

جنوری، فروری، مارچ ۲۰۰۹ء

ہدیہ شمارہ خاص: -/250 روپے

سالانہ: عام ڈاک سے: -/200 روپے
رجسٹرڈ ڈاک سے: -/350 روپے

بیرونِ ممالک: 30 امریکی ڈالر سالانہ

نوٹ

دائرے میں سرخ نشان ممبر شپ ختم ہونے کی علامت ہے۔
زرِ تعاون ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

رقم دستی یا منی آرڈر/بینک ڈرافٹ بنام "ماہنامہ معارف رضا" ارسال کریں، چیک قابلِ قبول نہیں۔
ادارہ کا اکاؤنٹ نمبر: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 45-5214۔ حبیب بینک لمیٹڈ، پریڈی اسٹریٹ برانچ، کراچی۔

نوٹ: ادارتی بورڈ کا مراسلہ نگار/مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ «ادارہ»

مرکزی دفتر: 25۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، پوسٹ بکس نمبر 7324، جی پی او صدر، کراچی 74400۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان
فون: 2725150-21-92+ فیکس: 2732369-21-92+
برانچ دفتر: 44/f-d، اسٹریٹ 38، سیکٹر F-6/1، اسلام آباد۔ فون: 051-2825587
ای۔میل imamahmadraza@gmail.com ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net

(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل سے شائع کیا۔)

مغفرتِ ذنب

حضرت قبلہ علامہ مفتی محمد رمضان گل تر چشتی قادری

الفتح

...فتحا لک فتحا مبینا O لیغفر لک اللہ ما تقدم من ...ک و ما تاخر (الآیت)

...بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی تا کہ اللہ ...سب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں ...

(ترجمہ کنزالایمان)

...یہ ترجمہ امام اہلسنت مجدد ملت، عظیم البرکت، اعلیٰ حضرت ...والنجم، مفسر اعظم، پروانہ شمع رسالت، پاسبانِ شانِ نبوت، ...ت، پیر طریقت الحافظ القاری الحاج سیدنا و مولانا الشاہ احمد ...فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

...ب یہ ترجمہ خصوصاً اور عموماً تمام قرآن مجید کا ترجمہ جو کہ ...ان سے موسوم ہے موافقِ احادیثِ صحیحہ، عقائد کا محافظ، صحیح ...سیر، اصلِ حق کا مؤید، صحیح اور واضح اور مصرح حق، جوابات ...حق، بے اصل بیان سے مبرا، کلام معجز نظام کا باربط ترجمہ، ...تفسیر اربابِ علم لغت، اسلوبِ قرآن، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم، ...کا مصداق، الہامی اشارہ اور روحانی نظارہ ہے۔

...ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
...میں واصفِ شاہِ ہدیٰ مجھے شوخیٔ طبع رضا کی قسم!

...علامہ غلام رسول سعیدی حال شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم ...کے نزدیک لیغفر لک اللہ (الآیت) کا ترجمہ ...ضرت غیر صحیح ہے، کہ

''ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ترجمہ لغت، اطلاقاتِ قرآن، نظمِ قرآن اور احادیثِ صحیحہ کے خلاف ہے اور اس پر عقلی خدشات اور ایرادات ہیں۔''

(شرح صحیح مسلم ص ۳۲۵ ج ۷ مطبوعہ لاہور)

اور اسی طرح اپنی مرقومہ شرح صحیح مسلم شریف کی مختلف جلدوں میں اس ترجمہ شریف پر باغیانہ ایسی ایسی واردات فرمائیں کہ

الامان والحفیظ اور یمین و یسار سے بے پرواہو کر وہ موشگافیاں کیں کہ اربابِ ادب کو متحیر کردیا اور اس پر طرہ یہ کہ اسلاف میں جو بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ہم خیال نظر آیا وہ بھی نشانہ سعیدی بنا اور اخلاف میں جس نے بھی دردِ دین کا اظہار کیا تائیدِ حق میں امامِ اہلسنت کا دم بھرا وہ بھی رگڑا گیا۔

گلۂ جفائے وفا نما جو حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

ترجمۂ اعلیٰ حضرت میں بنیادی اختلاف اس بات میں ہے کہ نسبت ذنب شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کی گئی لہٰذا

۱...... یہ تفسیر احادیثِ صحیحہ کے خلاف ہے اور عقلاً مخدوش ہے۔
(شرح صحیح مسلم، ص ۹۸)

۲...... اس تفسیر پر عقلی خدشات بھی ہیں۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۱۰۰ ج، ۳)

۳...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اور صریح احادیث کے برعکس۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۲۹۱ ج، ۲)

۴...... اس آیت سے اُمّت کی مغفرت لینا صحیح نہیں۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۹۸ ج، ۳)

۵...... یہ ترجمہ صحیح نہیں (تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۲۹۴ ج، ۶)

۶...... اس ترجمہ کے غلط ہونے کی واضح دلیل ہے۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۲۹۶ ج، ۶)

۷...... یہ ترجمہ صحیح نہیں ۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۳۲۵ ج، ۷)

۸...... یہ جوابات باطل و بے اصل ہیں۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۳۲۲ ج، ۷)

۹...... یہ تمام احادیث کے خلاف ہے۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۵ ج، ۷)

۱۰...... اعلیٰ حضرت نے تصریح کردی کہ لیغفر لک اللّٰہ ما تقدّم من ذنبک وما تاخّر کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے نہ کہ اگلوں اور پچھلوں کے ساتھ۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۵ ج، ۷)

۱۱...... یہ بات مان لینی چاہیے کہ یہ بات خلافِ تحقیق ہے اور یہی حق پرستی ہے۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۶ ج، ۷)

۱۲...... اگرچہ اس ترجمہ کی بُنیاد کمزور اور غلط ہے۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۶ ج، ۷)

۱۳...... وہ ترجمہ کہ لُغت قرآن، اسلوبِ قرآن، احادیثِ صحیحہ، آثارِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، مُستند علما کے اقوال وخودان کے اکابر کی تصریحات کے خلاف ہے۔
(شرح صحیح مسلم ص، ۳۳۶ ج، ۷) وغیرہ وغیرہ

آنکھوں پہ کچھ ایسا ہی پٹہ ہے چڑھایا
مجنوں نظر آئی اسے لیلیٰ نظر آیا

یہ الزامات، خدشات اور ایرادات کے نشتر ذاتِ ستودہ صفات مُحِبِّ اُمّت پر کیوں؟ کہ انہوں نے اپنے ترجمہ میں معصوم نبی، بے ذنب کو مذنب رسول منسوب ذنب نہیں کہا پھر مغفرتِ ذنبِ رسول کا نظریہ نہیں اپنایا اس کے خلاف صرفی، نحوی منطقی بوقلمونیاں، ابحاث کے طوفان، ناعاقبت اندیشی کے طویل بیان داغے کہ مدتوں سے گستاخانِ رسول صل اللہ علیہ وسلم مخالفانِ بزرگان جو بدعقیدگی اور بے اَدبی کی وجہ سے منہ چھپاتے پھرتے تھے اعلیٰ حضرت اور مسلکِ اہلِ سنّت کے خلاف پھر پر تولتے نظر آئے۔

وفا کے بھیس میں بیٹھا ہے کوئی بے وفا بن کر
نگاہِ غور سے دیکھو تو عُقدہ صاف ہوجائے

اَلغرض علامہ سعیدی صاحب کی بے ضرورت، بے وقت تحقیق بے وجہ بے فائدہ تشریح وتصریح کے پردہ میں تحقیق کے بہانے سے رُونما ہونے والے لاوے نے اربابِ علوم، اصحابِ فنون، اِحبابِ معارف، عاشقانِ مُصطفےٰ کو بہت ہی مجروح کیا، غیورانِ ملّت، جَسُورانِ جماعت کو دِلی صدمہ پہنچایا۔

اور اس دِل ہلا دینے والی تشریح، رُلا دینے والی تصریح، تڑپا دینے والی تحقیق، مُرجھا دینے والی تدریس، شرما دینے والی تبلیغ اور اُکسا دینے والی تقریر نے دُنیائے اہلِ سنّت میں کُہرامِ غم اور طوفانِ اَلم برپا کردیا۔

نچا مارا ہے یکسر، کیا عرب اور کیا عجم سب کو
خُدا غارت کرے اِس اختلافِ دِین و مذہب کو

کیا یہ سعیدی صاحب وہی ہیں۔

یہی علامہ غلام رسول سعیدی جب مدرّسِ دارالعلوم نعیمیہ لاہور تھے انھیں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ کے متعلق اور ان کے ترجمۂ قرآن کے متعلق فرماتے تھے:

"اگر قرآن اردو میں نازل ہوتا تو اسی ترجمہ میں ہوتا، اس ترجمہ کو

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ دیکھتے، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرتِ
ی رحمۃ اللہ علیہ دیکھتے تو سراہتے۔ اکتسابِ فیض کرتے، زانوئے
اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے خم کرتے، شاباش دیتے۔ اور
سعیدی صاحب فرماتے ہیں اس ترجمہ میں رازی رحمۃ اللہ علیہ کی
شگافیاں ہیں، غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا تصوف ہے۔ جامی رحمۃ اللہ علیہ
کی وارفتگی ہے نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا تفقہ ہے۔ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی
رف بینی ہے...... مزید فرماتے ہیں:

میں نے اعلیٰ حضرت کا زمانہ نہیں پایا لیکن جب میں اعلیٰ حضرت
کی تصانیف کو دیکھتا ہوں، میرے دل میں ایک شبیہ ابھرتی ہے۔ جس
کی آنکھوں میں فاروقی جلال، لبوں پر ملکوتی تبسم، چہرہ ایسے جیسے کھلا
قرآن، گفتار میں علی المرتضیٰ کی حلاوت، کردار میں ابوذر رضی اللہ
کا استغناء، نفس میں گرمی صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، انداز میں بلال
رضی اللہ عنہ کی تب وتاب،...... الغرض اعلیٰ حضرت کی شخصیت عُشاقِ
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع عنوان معلوم ہوتی ہے۔"

(توضیح البیان ص ۲۷ مطبوعہ لاہور)

اور اب:

ان تمام گلہائے عقیدت کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے مجددِ ملت پر
رادت، واردات اور جلوت وخلوت میں محسنِ اہلِ سنت، شیخ الاسلام
عقیدتِ صادقہ کو مخدوش کر دینے والے، غیروں کو جرأتِ گستاخی
فراہم کرنے والے، اپنوں کو جسارتِ مقابلہ میسر کرنے والے بیانات
دردمندانِ دیں ماتم کناں نظر آنے لگے۔

اپنوں کی یہ شانِ شریفانہ سلامت
غیروں کو بھی یوں زہر اُگلتے نہیں دیکھا

امام احمد رضا خاں نے ذنب کو بربنائے مجازِ عقلی لیغفرلک
اللہ میں بذریعہ اضافت لفظِ امت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
دور رکھنے اور نسبت ذنب کو امت کی طرف منسوب کرنے سے جو کرم
فرمایا ہے خالی الذہن لوگوں کو عصمتِ انبیا علیہم السلام پر غیر مسلم
معترضوں سے چھٹکارا ملتا ہے۔

سُنّی مرہونِ منت ہیں اور امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اس
سلسلہ میں منفرد و متفرد نہیں۔

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم
جُنید و شبلی و عطار ہم مست

اور اب علامہ سعیدی صاحب شیخ الحدیث صدر مدرسین جامعہ
دارالعلوم نعیمیہ لاہور کے نہیں بلکہ دارالعلوم نعیمہ کراچی کے ہیں بہت
افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ علامہ سعیدی صاحب کی مخالفتِ مجددِ ملت
کی وجہ سے ایک لمبی چوڑی عالمانہ، فاضلانہ، قاہرانہ محققانہ تحقیق کے
باوجود بھی خود سعیدی مفتی عبدالمجید صاحب، رحیم یار خان بھی تمام
سُنیوں، رضویوں، سعیدیوں کی آہ کو پیش کرتے نظر آتے ہیں۔

۶) کہ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب...... نے اعلیٰ حضرت کے
ترجمۂ قرآن کے خلاف علمِ بغاوت بلند کر کے اہلِ سنت کو نیچا دکھانے
اور وہابیت کے پنجے مضبوط کرنے میں نہایت ہی تھوڑے عرصہ میں
یقیناً وہ کام کر دکھایا ہے جو پوری ایڑی چوٹی کا زور صَرف کرنے کے
باوجود کم وبیش ایک سو سال کی طویل مدت میں بھی وہ سرانجام نہ دے
سکے جس سے علامہ غلام رسول نے اپنے سعیدی ہونے کی بجائے
سعودی ہونے کا عملی مظاہرہ فرمایا ہے۔

(کنزالایمان پر اعتراضات کا آپریشن ص ۵۵)

یہ حکمتِ لاہوتی یہ علمِ ملکوتی
تیری خودی کے نگہبان نہیں تو کچھ بھی نہیں

اور علامہ غلام مہر علی صاحب جواباتِ رضویہ ص ۱۹

ممکن ہے کہ جب کاظمی صاحب ترجمہ البیان لکھوا رہے ہوں تو
ترجمہ لکھنے یا طبع کرنے والے کسی مولوی کو خرید کر کسی وہابی دیوبندی
ایجنٹ نے کاظمی صاحب کے ترجمہ میں کسی ضمیر فروش مولوی سے گناہ و

۱۳۸ ج ۲ مصر

۵۔ امام ابو العباس احمد بن محمد سہل بن عطاء الزاہدی
ادی متوفی ۳۹۹ھ

۶۔ امام ابو القاسم ھبۃ اللہ بن سلام بغدادی الناسخ
منسوخ ۴۱۰ھ

۷۔ امام مذہب ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ شرح شفا
۱۷۵ ج ۴

۸۔ امام حقیقت علامہ شہاب الدین خفاجی متوفی ۱۰۶۹ھ،
نسیم الریاض ص ۱۷۵ ج ۴

۹۔ امام ابوحیان اندلسی تفسیر البحر المحیط ص ۵۲۸ ج ۴ بیروت

۱۰۔ امام حنفیت علامہ نسفی تفسیر مدارک التنزیل ص ۵۴۵ ج ۳

۱۱۔ امام تفسیر سیّد محمود آلوسی رُوح المعانی ص ۷۷
ج ۱۳ ملتان شریف

۱۲۔ امام واعظ علامہ مُلّا مُعین کاشفی، تفسیر حُسینی ص ۱۰۷۰

۱۳۔ امام شریعت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی، نُور
عرفان ص ۷۷۵

۱۴۔ امام الفقاہت سیّد محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ
احکام القرآن ص ۳۸ ج ۱

۱۵۔ امام التصوف شیخ اکبر ابن العربی، فتوحات مکیہ
ص ۳۳۸ ج ۱۳

۱۶۔ امام المعارف علی شریف جرجانی، شرح المواقف
ص ۲۷۹ ج ۸

۱۷۔ امام العلوم والفنون تفتازانی مختصر معانی

مذکورہ زعما ائمہ کرام ذنبک کا ترجمہ ذنب مؤمنین اخذ کرنے والے ہیں یہاں اکیلے مترجم امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نہیں جسے سعیدی صاحب نے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کا نشانہ بنالیا ہے اور کئی غیر ضروری ابحاث پر قلمی جولانیاں دکھا کر عاشقانِ رسول کو اپنے سے نیچا دکھلانے کی سعی ناتمام، ناکام بلکہ بدنام سامنے لا رہے ہیں۔ ترجمہ ذنب، مغفرتِ ذنب، لام تعدیہ کہ تعلیلیہ اور مغفرتِ ذنب کو حضور کے لیے مغفرت کا اعلانِ کلی خصوصیت عظیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت کر رہے ہیں۔

شاعر کی نوا ہو کہ مُغنی کا نفس ہو
ہو جس سے چمن افسردہ وہ بادِ سحر کیا
اے اہلِ نظر! ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ سمجھے نظر کیا

حضرت سعیدی صاحب کی دُھن:

حضرت کی دُھن کہ ذنب منسوب بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے لہٰذا مغفرتِ رسُول ہے اور بس حالانکہ لم یکن للبنی ذنب فما ذا یغفر لہ ... اس دُھن کے خلاف کوئی بھی نظر آیا وہ غیر صحیح، غلط، مخدوش، مردُود ہے اگر چہ وہ ممدوحِ عالم کیوں نہ ہو، مجدّد و مُفتی کیوں نہ ہو غیر معتبر ہے اور اس دھن میں نہ معلوم کتنے طالب علم ساتھی، مسلک کے گول مول، غیرتِ ملی سے نا آشنا محبتِ ایمانی سے نابلد، جذبۂ اسلامی سے کورے، دُنیوی شُہرت کے خواہاں دُھنے گئے۔

ان ہمنواؤں میں کچھ تو صرف بے سوچے سمجھے ہمنوائی کی حد تک اس دھن میں ہم آواز نظر آئے اور کچھ سوچ سمجھ کر ابوالخیر بن کر حضرت سعیدی صاحب کے تتبع میں مغفرتِ ذنب کا نغمہ الاپتے حضرت سعیدی صاحب سے بھی ایک دو قدم آگے بڑھ گئے۔ حضرت سعیدی صاحب نے ذنب کو منسوب الی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتکاب تو کیا لیکن ترجمہ نہیں کیا اور اگر ترجمہ کیا تو ذنب ''بمعنی خلاف اولیٰ کام'' کیا۔ اگر چہ دونوں باتیں غیرت مندسُنی کے لیے باعثِ آزار ہیں، ذنب کا ترجمہ نہ بھی ہو تو ذنب، ذنب ہی رہے گا، ذنب ہر حال میں ذنب ہے گناہ ہے جس سے اللہ کا ہر نبی و رسُول پاک ہے۔ اور اگر

ذنب کا ترجمہ خلاف اولیٰ ہے۔ نبی اولیٰ کی صفت غیر اولیٰ نہیں ہو سکتی۔

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ ط نبی کی ہر ادا، ہر پیروی احسن، اولیٰ، اجمل و اکمل ہے۔

الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں دُرود
اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام

نبی کا ہر فعل اولیٰ ہے۔ اُمتی یہ حق نہیں رکھتا کہ آقا کی سنّت کو غیر اولیٰ کہے، جو کیا اچھا کیا، کرنا بھی اولیٰ نہ کرنا بھی اولیٰ۔

حسنت جمیع خصالہ صلّوا علیہ والہ

اور مذکورہ ہر دو طریقوں سے سعیدی صاحب کی طرح کوئی طریقہ بھی اختیار کر کے تحقیق انیق کے پاپڑ بیلتے رہنا دل آزار باعث صد بار ہوگا اور یہ کام اپنانے والے کا انجام بہت بے قرار اور بیمار ہوگا۔

علمے کہ راہِ حق نماید جہالت است

اور علامہ سعیدی صاحب سے ان کے نظریہ کو اپناتے ہوئے ایک دو قدم آگے بڑھنے والے صاحبزادہ مولانا ابُو الخیر پیر محمد زبیر صاحب نے ذنب کو با ترجمہ اپنی تحریر و تقریر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر کے را ئی سوءِ عملہ حسنۃ کے پیشِ نظر بہت کچھ کہتے ہوئے یعنی مسلکِ رضا والے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو نبیوں، ولیوں بلکہ خود حضور امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔

ایضاً یہ فرقہ مرزائیوں، خارجیوں اور پرویزیوں کی طرح خطرناک ہے۔

(مغفرت ذنب از صاحبزادہ ص ۳-۱۳)

وہ کچھ کہہ ڈالا جو نہ کہنا تھا۔

گھائل تیری نگاہ کا بنوعِ دگر ہر ایک
زخمی کچھ ایک بندہ درگاہ ہی نہیں

جن کے ردِّ عمل میں جواباتِ رضویہ از عالم ربّانی، محقق لاثانی علامہ غلام مہر علی اور کتاب معرکۂ ذنب از علامہ غلام مہر علی منصۂ عام پر پیش ہوئی۔

سمجھتے تھے رہے گی جنگ محدود و گل و بُلبل
مگر تخریبِ نظمِ گلستاں تک بات جا پہنچی

ابھی ابھی یہ بات صاحبزادہ ابُو الخیر علامہ محمد زبیر صاحب، زکی الاسلام حیدر آباد کی اور آپ کے متعلق اس معاملہ میں مزید کچھ لکھنا چاہتا تھا کہ حضرت مولانا بشیر القادری صاحب خطیب مسجد سُبحانی اورنگی کراچی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ قائد اہلِ سنّت علامہ الشاہ احمد نورانی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کثیر تعداد جماعت کے سامنے اِس نظریۂ ذنب کے متعلق مخالفتِ اعلیٰ حضرت سے مراجعت لکھوائی تھی اور وہ تحریر میرے پاس ہے میں پہلی فرصت میں پیش کر دوں گا۔ لہٰذا بس...... اور دُعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے پیش رو علامہ سعیدی صاحب کو دیگر مسائل میں مراجعت کرنے کی طرح یہاں بھی مراجعت کی توفیق نصیب فرمائے۔

از کنز و ھدایہ نتواں یافت خُدا را
یک پارہ دِل خواں کہ کتابے بہ ازاں نیست

علامہ سعیدی صاحب نے ترجمۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لیغفر لک اللّٰہ ما تقدم من ذنبک اور اس کے مواقف مُطابق اکابرین علمائے کرام و صوفیائے کرام کے ترجمہ کے خلاف جس انداز کو اختیار فرمایا ہوا ہے وہ ہر ذی شعور کے سامنے ہے۔ کتنے دل اندوگیں ہوئے، کتنے ضمیر بے یقین ہوئے اور کتنے مخلص بے تمکین ہوئے بلکہ مبز اعن الدین ہوئے۔

دِل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اگرچہ اس آگ سے مختلف مقامات مُلک و غیر مُلک سے سوختاں کی چیخیں، پکاریں، سِسکیاں جہاں زمانے نے سُنیں علامہ سعیدی نے بھی سُنی ہوں گی۔ لاہور، گوجرانوالہ، چشتیاں شریف، ملتان

حیم یار خاں، حیدر آباد اور خود کراچی سے دَرد کی آہیں اُٹھیں
میں میرے نزدیک آہ بصُورت مغفرتِ ذنب مقالہ از سیّدی
حقق اہل سنت محترم علامہ مفتی سیّد شاہ حسین گردیزی دامت
عالیہ طویل تشریح سعیدی پر اطول تصریح گردیزی ہے جس
ہر مسئلہ صرفی نحوی منطقی روایات و درایات پر علمی و اَدبی
یں جویانِ راہ کے لیے کافی حد تک سامانِ خیر میسّر آسکتا ہے۔

دیکھ! اس قوم کی تذلیل نہ ہونے پائے
اَپنے ایوان میں جس قوم کی آواز ہے تُو

سعیدی صاحب نے ترجمۂ اعلیٰ حضرت اور دیگر ہم مسلک و
رگوں کے خلاف اپنی لمبی اور طویل تشریح و تحقیق میں زیر وبم
کا تان اَلاپتے ہوئے کہ: جس ترجمہ میں مغفرت کا تعلق
بیوں کے ساتھ کیا گیا ہے وہ لغت، قرآن مجید کی بکثرت
میں انبیا علیہم السّلام کے ساتھ مغفرت کے تعلق، نظمِ قرآن،
ار اور فقہاءِ اسلام کی تصریحات کے خلاف ہے اس لیے وہی
ہے جس میں مغفرت ذنوب کا تعلق رسُول اللہ صلی اللہ علیہ
کے ساتھ ہے۔ الخ

(شرح مُسلم ص ۳۳۶)

سے آخر میں فرماتے ہیں:

ہم نے اپنے اکابر کے جس ترجمہ پر تنبیہ کی ہے وہ ترجمہ ہر چند
سلوب قرآن، احادیث صحیحہ، آثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم
کے اقوال اور خود ان اکابر کی تصریحات کے خلاف ہے......
کی اصل عطا خراسانی اور شیخ مکی کے اقوال میں موجود ہے۔

(شرح صحیح مسلم ص ۳۳۶)

یے ہر مؤید و مصدق متقدمین یا متاخرین یا معصرین میں ہو،
کے نزدیک وہ خلاف تحقیق ہے اسی طرح کیونکہ عطا خراسانی
نے پر تھے، ان کے تمام مناصب اور مراتب کو قابلِ ذکر نہ

سمجھتے ہوئے اپنی تشریح میں ان کے متعلق کچھ منفی رائے رکھنے والے علما
کا نام مثلاً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ضعفا میں بتایا امام ابنِ
حبان نے حافظہ کا ردی کہا اور بتایا کہ وہ خطا کرتے اور خطا کا انہیں علم
نہیں ہوتا تھا، اس لیے ان کی روایات سے استدلال کرنا باطل ہے۔

(شرح مسلم ص ۳۲۴ ج ۷)

اور اسی صفحہ پر ایک اور عطا خراسانی ۱۶۳ھ میں فوت ہونے
والے کا ذکر کیا۔ کہ عطا خراسانی بہت بدشکل تھا، یہ تناسخ کا قائل
تھا، حلول کا قائل تھا...... اور الوہیت کا مدعی تھا۔

(شرح مسلم ص ۳۲۴)

یہاں اس کی اِس طور میں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور وہ
عطا خراسانی جو ۱۳۵ھ میں فوت ہوگیا وہ اور تھا۔ وہ ایک مفسر، محدث
تابع شب زندہ دار پرہیز گار تھا، کبار میں شامل تھا۔

۱۔ عطا خراسانی رحمۃ اللہ علیہ بن عبدُ اللہ الخراسانی ہی عطا بن مُسلم ہیں۔
۲۔ عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن اسعدی رضی اللہ عنہم نے ان سے روایات کی ہیں جو مراسیل میں شمار ہیں۔
۳۔ وہ کثیر الارسال مخلص تھے۔
۴۔ حضرت انس، حضرت سعید ابن مسیب، حضرت عکرمہ، حضرت عروہ رضی اللہ عنہم سے اور دیگر حضرات سے روایات کیں۔
۵۔ اور ان سے ان کے بیٹے امام عثمان، امام اوزاعی، امام معمر، شعبہ، امام سفیان یحیٰ بن حمزہ، اسمٰعیل بن عیاش رضی اللہ عنہم نے روایات کیں۔
۶۔ آپ نے حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا تھا۔
۷۔ امام نسائی نے فرمایا کہ ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔
۸۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ابو ایوب، عطا ابنِ میسرہ، عروہ،

اکابرین ومعاصرین کے اختلافات بھی دیکھے۔

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینتِ چمن
اے داغ اِس چمن کو ہے زیب اختلاف سے

افسوس! اور دَرد تو ایسے اختلاف سے ہے جسے بذاتِ خود
صحیح سمجھے اور دوسروں کی سمجھ کو غلط اور غیر دُرست سمجھے۔

ممکن ہے کہ تو جس کو سمجھتا ہے بہاراں
اوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا
شاید کہ زمیں ہو یہ کسی اور جہاں کی
تو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں اگر ذنب کو بلا واسطہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں منسوب نہ کرنے اور مغفرتِ ذنب
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس تشریح پر بات نہیں کی کہ شاید دیگر
میں تغیر تبدل جائز ناجائز راجح مرجوح ناسخ منسوخ کی طرح
پر نظرِ ثانی ہوجائے۔

لیکن علاّمہ سعیدی نے نامعلوم کیا کچھ سوچ کر اس مخالفتِ اعلیٰ
حضرت کے معاملے میں شدّت دکھائی کہ ہر ملنے والے کو مایوس
کردیا ہے۔

کیا خبر کتنے سفینے ڈبو چکی
کتاب مُلّا و صُوفی کی ناخوش اندیشی ؎

حضرت علاّمہ غلام رسول سعیدی صاحب تھے کہ ہر لمحہ مخالفتِ
اعلیٰ حضرت پر تُل کر عقیدتوں کا خون کرنے پر ڈٹے ہوئے تھے۔ نہ
یہ نشہ تھا کہ امام اہلِ سنّت کو ایک عام آدمی سمجھ کر ان کی ہر دینی
خدمت سے صَرف نظر کر کے انہیں غلطی کرنے والا مخدوش، آپنے
اکابرین سے اختلاف رکھنے والا، خُدا کی منشا کے خلاف ذنب کو غیر نبی
سے منسوب کرنے والا کہہ کر جماعت اہلِ سنّت بریلویہ سے نفرت
پر تُلے ہوئے تھے ؏

چُوں کُفر از کعبہ برخیزد کُجا ماند مسلمانی

بلکہ ان دنوں راقم الحروف غیر معروف دیہاتی صحرائی بھی اپنے
اُستاد معظم محدثِ اعظم سیّدی سندی مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد
صاحب فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے تحت (کہ اپنے ہم
مسلک علما اور اولیا سے جہاں جاؤ ملتے رہا کرو) حاضر ہوا تو درسگاہ
سعیدی میں اتفاقاً وہاں دیگر علمائے کرام بھی موجود تھے اور امام اہلِ
سنّت کی شاعری پر تبصرہ اور اعتراض پر محفل گرم تھی اور اس بات پر بحث
تھی کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر کہ۔

کون دیتا ہے دینے کو مُنہ چاہیے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی ﷺ

درست نہیں تو فقیر نے عرض کی کہ لینے دینے کے لیے منہ دیکھے
جاتے ہیں حُضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا:

اُطْلُبُوا الْحَوَآئِجَ مِنْ حِسَانِ الْوُجُوْہ

تو سعیدی صاحب نے فوراً فرمایا یہ حدیث ہی نہیں دیگر علمائے کرام تھے
جن کی اکثریت علاّمہ سعیدی کی تائید میں نظر آئی۔ فقیر یہاں سے طوطی
بہ نقارخانہ کے تصور سے بلا بحث واپس آ گیا اگلے دن چند حوالے کتب
علماء سے لے کر گیا تو سعیدی صاحب نے فرمایا میں نے کہیں دیکھا کہ
کسی عالم دین نے اس کو حدیث ماننے سے انکار کیا ہے لیکن عرض
ثبوت پر خاموش ہوگئے جبکہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت
سے برسوں پہلے اس حدیث کی مطابقت میں رقم فرمادیا ہے کہ۔

ہر حاجت بہ نزدیک ترشرو
کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی

اِن دنوں عربِ حضرت خطیب پاکستان مولانا حافظ محمد شفیع
اوکاڑوی پر تشریف لائے ہوئے شیخ القرآن لؤ البیان علاّمہ غلام علی
اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے علاّمہ کوکب نُورانی کے گھر میں راقم الحروف
کی ملاقات ہوئی اور علاّمہ سعیدی صاحب کے متعلق بھی ذکر تو ہوا

اعلیٰ حضرت کی جلالت علمی کے تحفظ کا ڈھونگ رچا کر ان کی تحقیقات کا رد
کرنے والوں کفر کا فتویٰ دینے والوں اور اس کی تصدیق کرنے والوں کا
اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کی تحقیقات کی روشنی میں رد بلیغ اور
علمی و تحقیقی محاسبہ
بجواب؛ حدیث رسول اور اعلیٰ حضرت کی جلالت علمی کا تحفظ
دعوت حق
تحریر
مفتی ابو الفضل
محمد نعمان شیراز قادری
دار الافتاء مصلح الدین
میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی (74000)
Ph: 021-2431568
Fax: 021-2421291
E.mail: sitemaster@ahlesunnat.net

دارالعلوم نعیمیہ کے شیخ الحدیث اور منہ بولے محدث اعظم، غلام رسول سعیدی کا "اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی جلالت علمی کا تحفظ"

ذیل کی چند عبارات میں ملاحظہ فرمائیں

(۱) بعض ثقہ اور مستند علماء نے بھی عطاء خراسانی اور شیخ مکی کے اقوال کی اتباع میں یہ ترجمہ کیا:

﴿لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر﴾

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے (کنز الایمان)

ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ترجمہ لغت، اطلاقات قرآن، نظم قرآن اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور اس پر متعلق خدشات اور ایرادات بھی ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ۷/۳۲۲)

(۲) جس ترجمہ میں مغفرت کا تعلق اگلوں اور پچھلوں کے ساتھ کیا گیا ہے وہ لغت، قرآن مجید کی بکثرت آیات میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مغفرت کے تعلق، نظم قرآن، احادیث، آثار اور فقہاء اسلام کی تصریحات کے خلاف ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۷/۳۲۶)

(۳) وہ ترجمہ ہر چند کہ لغت، اسلوب قرآن، احادیث صحیحہ، آثار صحابہ، مستند علماء کے اقوال اور خود ان اکابر کی تصریحات کے خلاف ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۷/۳۲۶)

(۴) اگرچہ اس ترجمہ کی بنیاد کمزور اور غلط ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۷/۳۲۶)

(۵) ان تمام احادیث کے خلاف (شرح صحیح مسلم ۷/۳۲۵)

(۶) یہ مان لینا چاہیے کہ یہ بات خلاف تحقیق ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۷/۳۲۶)

(۷) خلاف تحقیق کہا جا سکتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۷/۳۲۶)

(۸) علمی تسامح پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۷/۳۲۶)

(۹) یہ تمام جوابات باطل اور بے اصل ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ۷/۳۲۲)

(۱۰) اس ترجمہ کی اصل عطاء خراسانی اور شیخ مکی کے اقوال میں موجود ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۷/۳۲۶)

تلک عشرۃ کاملۃ بلا تبصرۃ

فاعتبروا یا اولی الابصار

☆☆☆☆☆☆☆